رسالہ "الجمعیت" سے ایک درخواست

[۱۹۳۸ میں' رسالہ] الجمعیت [دہلی] میں' جب مدیر ترجمان القرآن اور تحریک دارالاسلام پر مسلسل حملے شروع ہوئے تو منیجر ترجمان القرآن نے دفتر الجمعیت سے درخواست کی کہ ذیل کا اشتہار اپنے اخبار میں اجرتاً شائع فرمادیں:

ناظرین الجمعیت کی انصاف پسندی سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ تصویر کا دوسرا رخ دیکھے بغیر کوئی رائے قائم کرنا پسند نہ کریں گے۔ لہٰذا جو حضرات دوسرا رخ دیکھنا چاہیں' وہ رسالہ مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش مفت اور ترجمان القرآن کے وہ پرچے جن کے مضامین پر نکتہ چینی کی گئی ہے' نصف قیمت پر طلب فرمالیں۔

اس کا جو جواب الجمعیت سے وصول ہوا' وہ یہ تھا کہ اس اشتہار کو اجرت لے کر بھی شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ خود اپنی پوزیشن کی کمزوری محسوس کرتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ جس فریب میں یہ اپنے ناظرین کو مبتلا کر رہے ہیں' اس کا پردہ چاک ہو جائے گا اگر دوسری جانب کے بیانات ان تک پہنچ جائیں۔

دارالاسلام کے لیے پہلا عطیہ

ادارہ دارالاسلام کے کتب خانے کو کتابوں کا سب سے پہلا عطیہ' ملک عبدالعزیز ابن سعود سلطان نجد و حجاز کی طرف سے وصول ہوا ہے جو مذہب حنبلی کی چند بہترین کتابوں پر مشتمل ہے۔ اس عطیے کے لیے ہم سلطان موصوف کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ عطایا کی فہرست شائع کرنا' اور معطیوں کے شکریے اشتہار کی صورت میں ادا کرنا' ہمارے مسلک کے بالکل خلاف ہے' لیکن خاص طور پر اس عطیے کا ذکر ان صفحات میں اس لیے کیا جا رہا ہے کہ ہم اپنے ہمدردوں کو بھی اس مسرت میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ اس ادارے کے کارنامے ابھی کچھ نہ سہی' مگر اس کا بنیادی تخیل ایسا ضرور ہے کہ اس نے اول یوم پیدائش ہی میں بیرون ہند کے سلاطین اسلام میں سے ایک کی توجہ اپنی طرف جذب کرلی' فالحمدللہ علی ذالک۔ (اشارات' سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ' ترجمان القرآن' جلد ۱۲' عدد ۵' جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ' جولائی ۱۹۳۸ء)